سوال

(112) نماز تراویح کا حکم اور رکعات کی تعداد

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

1۔ نمازِ تراویح سنت موکدہ ہے یا غیر موکدہ؟ یا نفل ہے یا مستحب ہے؟

2۔ بیس رکعتوں کی حدیثیں صحیح مرفوع آئی ہیں اور آٹھ رکعتوں کی حدیثیں صحیح مرفوع آئی ہیں؟ بحوالہ کتب معتبرہ و نقل عبارات کے جواب سے مشرف فرمائیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

1۔ تراویح کا لفظ کسی آیت یا حدیث میں نہیں آیا ہے۔ ہاں قیام رمضان کا لفظ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے۔ اس نماز (قیامِ رمضان) کو جب سے لوگوں نے جماعت کے ساتھ ایک خاص طور پر پڑھنا شروع کیا، تب سے اس کا نام تراویح رکھ دیا، جیساکہ فتح الباری وغیرہ میں مذکور ہے۔[1] قیامِ رمضان کے بارے میں حدیث وارد ہوئی ہے :

((من قام رمضان إیماناً واحتساباً غفرلہ ماتقدم من ذنبہ))[2](مشکوۃ، ص : ۱۶۵)

''یعنی جو شخص ایماندار اور طالبِ ثواب ہو کر رمضان کا قیام کرے گا، اُس کے اگلے گناہ جو کرچکا ہے، بخش دیے جائیں گے۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور ایک یہ حدیث بھی وارد ہوئی ہے :

((جعل اللہ صیامہ فریضۃ وقیام لیلہ تطوعا))[3](مشکوۃ، ص : ۱۶۵)

''یعنی اللہ تعالیٰ نے ماہِ صیام میں روزے کو فرض کیا ہے اور اس کی رات کے قیام کو تطوع بنایا ہے۔''

یہ حدیث بیہقی نے روایت کی ہے، اس کی سند کا حال معلوم نہیں ہے کہ صحیح ہے یا نہیں؟ بہر کیف اس بارے میں کہ نمازِ تراویح سنت موکدہ ہے یا غیر موکدہ؟ کوئی صریح صحیح حدیث میری نظر سے نہیں گزری ہے، لہٰذا میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتا جو اوپر مذکور ہوا۔

2۔ اس نمبر کے متعلق ایک رسالہ ہے، جس کا نام ''رکعات التراویح'' ہے۔[1] اس رسالے میں جواب نمبر ۶ مفصل ملے گا، لہٰذا ایک جلد رسالہ مذکورہ ارسالِ خدمت ہے۔

---

[1]۔فتح الباري(250/4)

[2]۔ صحيح البخاري رقم الحديث (37) صحيح مسلم رقم الحديث(759)

[3] صحيح ابن خزيمة (۲/۲٦۲) شعب الإيمان (۳/۳۰۵) اس کی سند میں ''علی بن زید بن جدعان'' ضعیف ہے۔

[4] ۔ یہ رسالہ حضرت حافظ صاحب غازی پوری کے دیگر رسائل کے ساتھ عن قریب طبع ہو گا۔ ان شاء اللہ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاۃ، صفحہ:244

محدث فتویٰ